خلافت لائبریری ربوہ

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۳۴ جمعرات ۸ رمضان ۱۴۱۵ھ ۹ تبلیغ ۱۳۷۴ ہش ۹ فروری ۱۹۹۵ء

نجات اللہ کے فضل سے ملتی ہے

نجات اس کے فضل سے ملتی ہے اور اسی کا فضل ہے جو اعمال صالحہ کی توفیق دی جاتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا فضل دعا سے حاصل ہوتا ہے۔ لیکن وہ دعا جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے وہ بھی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتی۔ انسان کا ذاتی اختیار نہیں کہ وہ دعا کے تمام لوازمات اور شرائط محویت، توکل، تبتّل، سوز و گداز وغیرہ کو خود بخود مہیا کرلے۔ جب اس قسم کی دعا کی توفیق کسی کو ملتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کی جاذب ہو کر ان تمام شرائط اور لوازم کو حاصل کرتی ہے۔ جو اعمال صالحہ کی روح ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اگر دعا کو دل نہ چاہے اور پورا خشوع خضوع دعا میں حاصل نہ ہو تو اس کے حصول کے واسطے بھی دعا کرے اور اس بات سے ابتلا میں نہ پڑے کہ میری دعا تو صرف زبان پر ہی ہوتی ہے دل سے نہیں نکلتی۔ دعا کے جو لفظ ہوتے ہیں ان کو زبان سے ہی کہتا رہے۔ آخر استقلال اور صبر سے ایک دن دیکھ لے گا کہ زبان کے ساتھ اس کا دل بھی شامل ہو گیا ہے اور عاجزی وغیرہ لوازمات دعا میں پیدا ہو جائیں گے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۳۹۷)

نکاح

○ مکرم چوہدری لطیف احمد صاحب کاہلوں ناظم تشخیص جائیداد ربوہ کے بیٹے مکرم محمد احمد طاہر صاحب مقیم جرمنی کا نکاح مکرم حنیف احمد صاحب محمود مربی سلسلہ نے ایک لاکھ روپے حق مہر کے عوض عزیزہ مکرمہ روبینہ شاکر صاحبہ بنت مکرم محمد شریف صاحب شاکر مغل پورہ لاہور کے ساتھ مورخہ ۲۷-۱-۹۵ قبل از نماز جمعہ دارالذکر لاہور میں پڑھا اور دعا کروائی۔

قارئین سے رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم حافظ ڈاکٹر فضل الرحمان بشیر صاحب انچارج احمدیہ میڈیکل سینٹر امبالے یوگنڈا کو اللہ تعالیٰ نے ۲۸۔ جنوری ۹۵ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے نومولود کا نام نوید الرحمان عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مولوی بشیر احمد صاحب شمس ربوہ کا پوتا اور مکرم ملک غلام مصطفیٰ صاحب آف سعد اللہ پور کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیز کو والدین کے لئے قرۃ العین اور خادم دین بنائے۔

خدام بھائی متوجہ ہوں

سہ ماہی دوم میں مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان ہے۔

خدمت خلق

مضامین مرکز میں موصول ہونے کی آخری تاریخ ۱۵۔ اپریل ۱۹۹۵ء ہے۔ مضمون ۳ تا ۵ فل سکیپ کاغذات پر مشتمل ہو۔

زعماء، قائدین اور ناظمین تعلیم اس امر کی نگرانی فرمائیں کہ زیادہ سے زیادہ خدام اس مقابلے میں شریک ہوں۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

انسانی ترقی کا بڑا ذریعہ انسان کے ذاتی اخلاق ہوتے ہیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

قرض کی بروقت ادائیگی کرنی چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

جہاں تک عام روزمرہ کا دستور ہے جس شخص میں قرض کی ادائیگی کی توفیق ہے اسے ضرور قرض ادا کرنا چاہئے اور لیت و لعل کرنا اور ٹالنا یہ بہت بڑے گناہ کی بات ہے اور اس سے ساری سوسائٹی میں ضرورت مند مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ سوسائٹی کا اعتماد ہے جس کے نتیجہ میں معاملات میں سہولت پیدا ہوتی ہے۔ اگر ایک سوسائٹی کے متعلق یقین ہے کہ یہاں قرضے واپس کئے جائیں گے حسب توفیق واپس کئے جائیں گے اور سوسائٹی کا نام نیک ہو جائے تو پھر بڑی سہولت اور آسانی کے ساتھ غریبوں کی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں اور وہ ضرور واپس کرتے ہیں اور اس میں امارت اور غربت کا فرق نہیں ہے۔ دل کی شرافت کا فرق ہے۔

بعض ایسے غریب لوگ ہیں اور ایسی غریب قومیں ہیں جن کا بمشکل گزارا ہو رہا ہوتا ہے۔ لیکن جب بھی ان کو قرضہ دیا جاتا ہے، ان میں سے کسی کو، وہ اپنے وعدے کے مطابق واپس کرتے ہیں۔ خواہ ان کو اپنی تجارت بیچنی پڑے۔ اب غانا کا معاملہ ہے۔ ابھی دو دن ہوئے میرے پاس ایک معاملہ پیش ہوا۔ غانا میں بعض غریب ملکوں میں ہم نے یہ سکیم شروع کی ہوئی ہے کہ جن لوگوں کو پاؤں پر کھڑا کرنا ہے ان کو پاؤں پر کھڑا کرنے کے لئے تجارتی قرضہ دیتے ہیں۔ اور سہولت دیتے ہیں کہ اپنی مرضی سے بتاؤ کب تک واپس کر سکو گے۔ تو وہ ایک شخص جس کو قرضہ دیا گیا تھا۔ اس کی واپسی کی مدت آگئی اس نے ایک ایک پائی واپس کی لیکن ساتھ یہ لکھا کہ میں نے واپس کر دیا ہے لیکن میری تجارت کو اس روپیہ نکالنے کی وجہ سے ایسا دھکا لگا ہے کہ پھر میرا اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا مشکل ہو گیا ہے۔ تو میں نے اسی وقت ان کو سہولت دوبارہ دلوا دی۔ کیونکہ وہ شرافت ہے جو بولتی ہے تو اثر رکھتی ہے۔ ایک دیانت دار کی بات میں بڑی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر وہ نہ دیتا اور ٹالتا رہتا جیسے کہ ہمارے ملک میں اکثر پاکستان میں خصوصیت سے ہندوستان میں بھی عموماً یہ بات پائی جاتی ہے۔ ہندوستان میں عموماً میں نے اسلئے کہا ہے کہ مجھے ذاتی طور پر علم نہیں لیکن پاکستان کو تو میں جانتا ہوں۔ کہ قرضہ دیا اور واپسی کی نوبت ہی نہیں آرہی۔ صاحب توفیق بھی ہے تب بھی نہیں دے رہا۔ اور اگر توفیق نہیں ہے تو پھر بھی ٹالتا ہے۔ وقت کے اوپر آکر ذمہ داری کا نمونہ نہیں دکھاتا۔ اور کہتا ہے اچھا جی آج نہیں کل دے دیں گے کل نہیں پرسوں دے دیں گے اور جو ٹالنا ہے اس میں جھوٹ ہوتا ہے۔ اگر ٹالنے میں مجبوری ہو تو وہ ٹالنا قابل برداشت ہے۔ لیکن جس ٹالنے میں پتہ ہے کہ میں نے نہیں دینا اس میں وہ پھیرے ڈلوانے والی بات ہے۔ اور وہ محسن جس بیچارے نے اپنی ضرورت کاٹ کر یا زائد میں سے کچھ رقم ایک دفعہ دے دی وہ ایسا اس کی نظر میں برا بن جاتا ہے۔ کہ وہ گویا ظلم کرنے آ

باقی صفحہ ۷ پر

نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے۔ جب نماز پڑھو تو اس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت دو روپیہ

۹- تبلیغ ۱۳۷۴ ھش ۹- فروری ۱۹۹۵ء

تکبر سے بچو

اس میں تو کوئی شک نہیں کہ کچھ لوگ دوسروں سے زیادہ عالم ہوتے ہیں- زیادہ عقل مند ہوتے ہیں- زیادہ ہنر مند ہوتے ہیں- یہ ہما روزمرہ کا تجربہ ہے کہ اگر ہمیں کچھ معلوم کرنا ہو تو ہم اس شخص کے پاس جاتے ہیں جو ہم سے زیادہ جانتا ہے- یعنی جس کا علم ہمارے علم سے زیادہ ہے- یا یوں کہہ سکتے ہیں کہ جو عالم ہے- اگر ہم نے کوئی مشورہ لینا ہو تو ہم کسی ایسے شخص کے پاس جاتے ہیں جسے ہم اپنے آپ سے زیادہ عقلمند سمجھتے ہیں- جب ہمیں کسی خاص قسم کے کام کی ضرورت ہوتی ہے- تو ہم کسی ہنر مند کے پاس جاتے ہیں گویا اس کا ہنر ہم سے زیادہ ہے-

اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ جس کے پاس زیادہ علم ہے یا زیادہ عقل ہے- یا زیادہ ہنر ہے اسے اس بات کا احساس بھی ہوتا ہے- وہ جانتا ہے کہ میں بعض لوگوں سے زیادہ عالم ہوں بعض لوگوں سے زیادہ عقل مند ہوں بعض لوگوں سے زیادہ ہنر مند ہوں- اور یہ احساس کوئی بری بات نہیں- لیکن اگر یہ احساس پیدا ہو جائے کہ چونکہ میرے پاس علم زیادہ ہے- میرے پاس عقل زیادہ ہے- یا میرے پاس کوئی ہنر زیادہ ہے- اور اس احساس کے ماتحت انسان دوسروں کو حقیر سمجھنے لگے- تو یہ یقیناً اس کا تکبر کہلائے گا- اسی تکبر سے گریز کرنے کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:

"میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے- مگر تم شائد نہیں سمجھو گے کہ تکبر کیا چیز ہے- پس مجھ سے سمجھ لو(-) ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقل مند یا زیادہ ہنر مند ہے- وہ متکبر ہے- کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا- اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے- کیا خدا قادر نہیں کہ اس کو دیوانہ کر دے- اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دے دے"-

عام طور پر سمجھا یہ جاتا ہے کہ جس کے پاس علم کم ہے- عقلمندی بھی کم ہے- کوئی ایسا ہنر بھی اس کے ہاتھ میں نہیں ہے- وہ اگر اپنے آپ کو بڑا ظاہر کرے- تو یہ تکبر ہے- اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ بات بھی تکبر ہے کہ علم کم ہو عقل کم ہو- ہنر مندی بھی نہ ہو اور انسان یہ ظاہر کرتا پھرے کہ اس کے پاس یہ یا ان چیزوں میں سے کوئی ایک موجود ہے- یہ بھی تکبر ہے- لیکن حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے ایک اور پہلو اجاگر کیا ہے- وہ پہلو یہ ہے کہ انسان عالم بھی ہو- عقلمند بھی ہو- ہنر مند بھی ہو- اور دوسروں کو حقیر سمجھے تو یہ تکبر ہے- کیونکہ اس کی نظر خدا تعالیٰ کی طرف نہیں جاتی وہ صرف اپنے آپ کو دیکھتا ہے 'اپنے علم کو اپنی عقل کو' اپنے ہنر کو' دیکھتا ہے اور یہ نہیں جانتا اور پہچانتا کہ یہ سب چیزیں یا ان میں سے جو کچھ بھی اس کے پاس ہے وہ خدا تعالیٰ کا دیا ہوا ہے- اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے علم بھی دیتا ہے- عقل بھی دیتا ہے- ہنر مندی بھی دیتا ہے- اور وہ جسے چاہے دیتا ہے- حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ اس کی نظر اس بات پر نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ قادر ہے کہ اس کو نہ دیتا بلکہ اس کو دیوانہ کر دیتا اور اس کے بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اسے بہتر عقل اور علم اور ہنر دے-

تم اس بہار کو اگلی بہار سے جوڑو
یہ ایک پُل ہے عقیدت کا پُل بناؤ اسے
ہر ایک لمحہ ثباتِ قدم کا عزم بنے
عمل کے رنگِ طربناک سے سجاؤ اسے

ابو الاقبال

غزل

ورائے اشک اسے عمر بھر پکارا تھا
وہی سکون تھا دل کا وہی سہارا تھا

گُلِ مراد کھلا تھا ہزار سال کے بعد
چمن کا ورنہ روایات پر گذارہ تھا

تمام عمر کٹی اور فیصلہ نہ ہوا
کہ جرم عشق کا اس کا تھا یا ہمارا تھا

جو ایک بار اسے دیکھا تو دیکھتے ہی رہے
کوئی علاج تھا اس کا نہ کوئی چارہ تھا

یہ کس کا عکس اتر آیا تھا رگِ جاں میں
کہ لاکھ پردوں میں چھپ کر بھی آشکارا تھا

مَیں اپنی ذات سے آگے سفر پہ کیا جاتا
کہ اس جزیرے کے چاروں طرف کنارہ تھا

شبِ وصال بھی فرقت کے فاصلے نہ گئے
کہ وصلِ یار بھی فرقت کا استعارہ تھا

مَیں اشک اشک ستارے تراشتا کیسے؟
پگھل گیا تھا وہ منظر جو سنگِ خارا تھا

میں عہدِ عشق کا منصور تو نہ تھا- لیکن
کسی نے سنگ کسی نے تو پھول مارا تھا

تم آسماں سے بچھڑ کر اداس کیا ہوتے
زمین زہر تھی اور زہر بھی گوارا تھا

شبِ فراق کو آباد کر گیا- مضطر
وہ اشک جو کبھی صورت کبھی ستارہ تھا

چوہدری محمد علی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہومیو پیتھک کلاس نمبر ۵۸

لیڈم اور روٹا کی مختلف علامات اور فوائد کا تذکرہ

احمدی سائنس دانوں کو اپنے مضامین میں ڈوب کر اللہ کی ہستی کے نشانات دیکھنے چاہئیں

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام ملاقات میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ۳-جنوری ۱۹۹۵ء کو

ہومیو پیتھک کلاس میں فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

ہومیو پیتھی کلاس نمبر ۵۸

لندن: ۳- جنوری ۱۹۹۵ء حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام ملاقات میں ہومیو پیتھی ادویات کے بارے میں کلاس لی- اور اپنے ذاتی تجارب سے ہومیو ادویہ پڑھائیں-

لیڈم: حضرت صاحب نے فرمایا اس میں پیشاب کی ایک علامت ہے جو جیل سیمیئم سے ملتی جلتی ہے- جیل سیمیئم ٹھنڈی دوا ہے- لیکیسز میں اور اس میں فرق یہ ہے کہ لیکیسز کے پیشاب میں رنگ پایا جاتا ہے- جیل سیمیئم کا کھلا پیشاب بے رنگ پانی ہو گا- لیکن جب اس کے مریض کو گردے کی تکلیف ہو تو پیشاب کی علامات میں گردے کا قصور نہیں- یہ اعصابی دباؤ ہے- اگر گردے کی تکلیف ہو تو یہ لیکیسز کی بجائے لائیکو پوڈیم سے ملتی جلتی ہے- اس میں سرخ ذرات آتے ہیں-

رومیٹک درد (جوڑوں کے درد) کی علامات میں درد ٹخنوں سے شروع ہو کر اوپر کو جاتی ہے-

گردے کی تکلیف میں سرخ ذرات جیسے لائیکو پوڈیم میں ہیں' ایسے ذرات آئیں تو اس کی پہچان یہ ہے کہ بعض دفعہ پیشاب کے بعد برتن میں ہلکا سرخ رنگ کا Deposit آیا ہوتا ہے- اس میں لیڈم مفید ہے-

ایک اور دوا ہے جس میں کیلکولائی تو بہت ہیں لیکن سرخ نہیں- اس میں چھوٹے چھوٹے کرسٹلز بن جاتے ہیں جو بہت تکلیف دیتے ہیں- اس کی دوا سارسپریلا ہے- یہ کیلکولائی کی چوٹی کی دوا ہے- اس میں سرخی کی علامت نہیں- سرخی ہو تو یہ خاص علامت لائیکو پوڈیم اور لیڈم کی ہے- لیکن اگر صرف کیلکولائی ہوں لگتا ہو کہ ریت نکلی ہے- تو یہ خاص علامت سارسپریلا کی ہے-

اس کی دوسری علامت یہ ہے کہ بچے بھی بوڑھے دکھائی دیتے ہیں- جلد پر جھریاں پڑ جاتی ہیں- رنگ بھی بدل جاتا ہے یوں لگتا ہے جیسے کوئی بہت بوڑھا آدمی ہو- اسے سارسپریلا کا بچہ کہتے ہیں- بڑوں میں بھی ایسی علامتیں مل جاتی ہیں-

ایک علامت پلسٹیلا سے ملتی ہے مگر فرق یہ ہے جس سے فوراً پہچان ہو جاتی ہے- کہ پلسٹیلا میں کسی عضو میں درد ہو تو وہ عضو سکڑنے لگتا ہے اور کمزور ہو جاتا ہے- مثلاً ٹانگ میں دیر تک یہ علامت رہے تو ٹانگ چھوٹی ہو جاتی ہے- اس کا سائز کم ہو جاتا ہے- اس میں بازو اور ٹانگیں سوکھتی ہیں اس طرح سے کہ جسم اس کی دیکھ بھال چھوڑ دیتا ہے- یہ کیفیت درد یا تکلیف سے نہیں ہوتی-

اگر یہ کیفیت درد یا تکلیف سے ہو تو یہ سارسپریلا اور لیڈم کا کیس ہوتا ہے-

روٹا RUTA روٹا کا شمار عموی طور پر اس گروہ میں ہوتا ہے جس میں رس ٹاکس بھی آجاتی ہے- سردی اور نمی سے حساس ہونا اس میں بھی پایا جاتا ہے- اس کی ایک علامت رس ٹاکس سے ملتی جلتی ہے- کسی ایک عضو پر Strain یعنی کھچاؤ پیدا ہو جائے- مثلاً وزنی چیز اٹھاتے ہوئے تو اس کے اثرات رہ جاتے ہیں- اس میں رس ٹاکس چوٹی کی دوا ہے- کھلاڑیوں کو بعض دفعہ دل کی تکلیف ہو جاتی ہے- یعنی صرف Plexer کی بات نہیں طاقت سے بڑھ کر بوجھ اٹھانے سے کھلاڑیوں میں دل کی تکلیف کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں- دل کے ایسے حملے کی روک تھام کے لئے ایکونائیٹ کے ساتھ ملا کر رس ٹاکس دی جائے تو غیر معمولی اثر کرتی ہے- بعض دفعہ دماغ پر بھی حملہ ہونے لگ جاتا ہے- ایک مریضہ کی نظر تھر تھرانے لگ گئی- ڈاکٹروں کا خیال تھا کہ دماغ میں Clot (خون جمنا) ہے اس کو رس ٹاکس دی گئی تو چند دن میں بالکل ٹھیک ہو گئی-

حضرت صاحب کا ذاتی تجربہ

رس ٹاکس کے بارے میں حضرت صاحب نے فرمایا ایک بار مجھے ذاتی تجربہ ہوا- ایک دفعہ لمبا عرصہ ڈرائیونگ کرنی پڑی- بے آرامی بھی تھی- نیند بھی پوری نہ ہوئی تھی- گجرات کے پاس میں پہنچا تو مجھے لگا کہ جسم کی ایک طرف اچانک کمزور ہو گئی ہے- اس طرف کی آنکھ بھی تھرک رہی تھی- میں نے فوراً گاڑی روک کر رس ٹاکس کھائی- چند منٹوں میں آنکھ کی تھرتھراہٹ ختم ہو گئی اور جسم میں دوبارہ طاقت آگئی- پھر ڈرائیونگ شروع کر دی اور ٹھیک ٹھاک منزل پر پہنچ گیا-

حضرت صاحب نے فرمایا پھر میں نے دوسرے مریضوں پر بھی اس کا کامیابی سے استعمال کیا- اعصاب جواب دے رہے ہوں- بوجھ زیادہ ہو- اس وقت رس ٹاکس مفید ہے- اگر لمبے نقصان پڑ جائیں تب بھی رس ٹاکس مفید ہے-

بعض اوقات ایتھلیٹ کا دل پھیل جاتا ہے- اس میں بھی رس ٹاکس مفید ہے- ایلو پیتھی میں اس کا کوئی علاج نہیں- اس میں روٹا بھی یاد رکھیں- اس پہلو سے یہ رس ٹاکس سے مشابہ ہے-

مسلز کے ساتھ جو ٹنڈنز جڑے ہوتے ہیں وہ نہیں سکڑتے- یہ بڑے سخت ہوتے ہیں- مسلز سکڑتے ہیں تو وہ کھنچتا ہے- ان میں اگر انجری ہو جائے تو اس میں رس ٹاکس اور روٹا مفید ہے- آرنیکا اس میں بے کار ہے-

مسلز کے اندر جو خون کے ذرات ہیں ان پر اس کا اثر مفید ہوتا ہے-

انسانی جسم کی بجلی

ایپونیوریک فائبرز میں Nerves کے اندر جو بجلی کی لہریں ہیں ان کی ایک خصوصی وولٹیج ہوتی ہے جسم کے ہر حصے کے لئے الگ وولٹیج ہے- یہ ساری بجلی ہمارے جسم کے اندر پیدا ہوتی ہے- جسم کے اندر جو جنریٹر لگے ہوتے ہیں- ان کے الگ الگ حصوں میں پھر مدد گار ٹرانسفارمر لگے ہوتے ہیں- Nerve کی رگوں کو اللہ تعالیٰ نے بہت کامل طور پر Insolate کیا ہوتا ہے- خلیات کی ایک دوہری Layer ان کے اردگرد ہوتی ہے-

زمین و آسمان کی پیدائش

حضرت صاحب نے فرمایا قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے تمہاری پیدائش سے زمین و آسمان کی پیدائش زیادہ پیچدار ہے- مگر تم سمجھتے نہیں- آسمان و زمین سادہ سے دکھائی دیتے ہیں- اور اپنا جسم انسان کو زیادہ پیچیدہ نظر آتا ہے- اب سائنس دان زمین و آسمان کے پیچ کھول رہے ہیں تو ان کو اس کی پیچداری کا کچھ احساس ہو رہا ہے-

حضرت صاحب نے فرمایا- دو چیزوں میں انسانی کی تحقیق اور علم ابھی تک بالکل سطحی ہے- ایک کائنات کی پیدائش- پیدائش کے بارے میں یہ تو علم ہو گیا ہے کہ اس طرح ہوئی- مگر کیوں ہوئی؟ ایسا کیوں ہوا؟ وہ دائرہ جو پھٹا اس کو انرجی کیسے ملی؟ ان کے پھر توازن کس طرح قائم ہوئے؟- اس کی وجوہات کیا ہیں؟ ان باتوں کو آج سائنسدان چھیڑتے نہیں- اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کو پتہ ہے کہ انہیں اس بارے میں ابھی تک کوئی علم نہیں ہے- نہیں جانتے کہ کیوں ایک ذرہ مائیکرو یونیورس بنا ہے- ہر سیارہ کے قوانین الگ الگ ہیں طاقت کے قوانین کیا ہیں جو حرکت کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں اور ایک خاص توازن برقرار رکھتے ہیں-

حضرت صاحب نے فرمایا ایٹم کے بارے میں انسان کے قوانین جھوٹے نکلے- اب وہاں کیا قوانین کار فرما ہیں- قرآن کریم نے اس طرف اشارہ کیا ہے- اب تک تو انسان کو اس کی تفاصیل کا علم نہیں ہو سکا- ہو سکتا ہے کہ کسی اگلے زمانے میں یہ راز کھلیں تو پتہ چلے گا کہ کائنات کی تخلیق کتنی پیچیدہ ہے؟

حضرت صاحب نے فرمایا ڈاکٹر جو یہ باتیں پڑھتے ہیں وہ اس پر غور کیوں نہیں کرتے؟ اللہ کی طرف ان کا دماغ کیوں نہیں جاتا- قرآن کریم نے کہا ہے کہ اولوالالباب کا دماغ کام کرتا ہے- عام دنیادار کا دماغ اس طرف کام نہیں کرتا-

ارتقاء کے بارے میں کئی ماہرین کہتے ہیں کہ خود بخود ہو گیا ہے- میری جب بھی ایسے ماہرین سے گفتگو ہوئی میں نے ہمیشہ ان کو جملہ ابا- وہ کہتے ہیں کہ وجہ کیا ہے ہم نہیں جانتے- دراصل یہ سائنس سے باہر کی باتیں ہیں-

احمدی سائنس دانوں کو خطاب

حضرت صاحب نے احمدی سائنسدانوں کو متوجہ فرمایا کہ انہیں اپنے اپنے مضامین میں ڈوب کر قدرت کی کار فرمائی کے نشانات دیکھنے چاہئیں- چپ کر کے وہاں سے نہ گذریں- جو

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر امۃ الرقیب اعجاز

ایک سمندری سفر کی روداد

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ

"آسمانوں اور زمین کی پیدائش' رات اور دن کے آگے پیچھے آنے اور ان کشتیوں میں جو انسانوں کو نفع دینے والی چیزیں لے کر سمندر میں چلتی ہیں۔ اور اس پانی میں جسے اللہ نے بادل سے اتارا۔ پھر اس کے ذریعے زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کیا۔ اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلائے۔ اور ان بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے درمیان مسخر ہیں۔ (یقیناً) اس قوم کے لئے جو عقل سے کام لیتی ہے کئی (قسم کے) کے نشان ہیں"

میں کافی عرصے سے سوچتی تھی کہ اپنی زندگی کے ناقابل فراموش سفر کے بارے میں لکھوں۔ لیکن اب لکھنے لگی ہوں تو اپنی کم مائیگی کا احساس ہونے لگا ہے۔ اس سفر کی مدت ساڑھے سات ماہ تھی۔ جو میں نے اپنے شوہر کے ساتھ بحری جہاز میں سمندر کے ذریعے ملکوں ملکوں پھرنے میں گزارے۔ کیونکہ میرے شوہر مرچنٹ نیوی آفیسر ہیں۔ وہ ملازمت کے سلسلے میں جہاز پہ گئے تھے اور میں ان کے ہمراہ تھی۔ مرچنٹ نیوی کا مطلب ایسے بحری جہازوں کا بیڑہ ہے جو مال بردار جہاز ہوں یا مسافر بردار جہاز ہوں۔ ہمارا جہاز مال بردار جہاز تھا۔

اس سفر میں خدا تعالیٰ کی عظمت' وقار' عزت' جاہ و جلال کے بے شمار نشان ہیں جن کو ہم دونوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ خدا تعالیٰ کی محبت شفقت۔ مہربانی' رحم کی کتنی باتیں ہیں۔ جن کو مختصر بیان کرنا بہت مشکل ہے۔ میں یہ سب لکھ کر صرف خدا تعالیٰ کے حضور ایک ادنیٰ سا ہدیہ تشکر پیش کرنا چاہتی ہوں خدا کرے پیارا خدا یہ قبول فرمائے۔

اس مضمون کو لکھتے ہوئے میں الفضل کے ایڈیٹر جناب نسیم سیفی صاحب کی مشکور ہوں کہ انہوں نے ہمیشہ مضمون لکھنے کے معاملے میں میری حوصلہ افزائی کی۔ خدا کے فضل سے وہ خود بہت اچھے شاعر اور رائٹر ہیں۔

میں اور میرے شوہر اس سفر پہ مارچ ۱۹۹۲ء کو روانہ ہوئے۔ ہم کراچی سے دوبئی ہوائی جہاز سے گئے۔ کیونکہ جس بحری جہاز پر میرے شوہر کو ڈیوٹی جوائن کرنی تھی وہ دوبئی کی بندرگاہ سے دور کھلے سمندر میں کھڑا تھا۔

دوبئی کی بندرگاہ سے موٹر بوٹ کے ذریعے ہم کھلے سمندر میں کھڑے اپنے جہاز کے لئے روانہ ہوئے۔ سمندر میں بے حد طغیانی آئی ہوئی تھی۔ اور میرے پر تو وہ مثل صادق آئی تھی کہ "سر منڈواتے ہی اولے پڑے" یعنی وہ میرے سمندر کے سفر کی شروعات تھی اور اس میں بھی کشتی کو اتنے ہچکولے لگ رہے تھے۔ کہ میرا سر چکرانے لگا۔ آنکھوں کے آگے نیلے پیلے ستارے رقصاں ہو گئے خیر کسی نہ کسی طرح وہ چالیس منٹ کا سفر ختم ہوا۔ اور کشتی رک گئی۔ لیکن سمندر میں طغیانی کی وجہ سے کشتی بہت ہل رہی تھی۔

کشتی ہمارے جہاز کے بالکل ساتھ لگ کے کھڑی تھی۔ وہ ایک بڑا سا جہاز تھا۔ اور کشتی سے تقریباً ۱۵ فٹ اونچا تھا۔ جہاز کے ساتھ ایک رسی کی سیڑھی لٹک رہی تھی جس میں لکڑی کے چھوٹے چھوٹے Steps تھے۔

بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ اسے Pilot Ladder یعنی پائلٹ کی سیڑھی کہتے ہیں کیونکہ جہاز کو کھلے سمندر سے بندرگاہ تک اندر لے جانے کے لئے پورٹ کنٹرول والوں کی طرف سے ایک آفیسر جسے پائلٹ کہتے ہیں آتا ہے وہ اس سیڑھی کو استعمال کرتا ہے۔

میں نے دعا مانگ کر موٹر بوٹ سے پاؤں سیڑھی پر رکھا اور ہاتھ سے سیڑھی کو پکڑا۔ معاً بعد پانی کی ایک بڑی سی لہر آئی اور موٹر بوٹ جہاز سے دور ہٹ گئی اور میرا دوسرا پاؤں سمندر کے پانی کے اوپر جھولنے لگا میں نے خدا کا شکر ادا کیا کہ میں نے ہاتھ سے سیڑھی کو پکڑ لیا تھا مضبوطی سے ورنہ میں بھی پانی کے ریلے کے ساتھ سمندر میں گر پڑتی۔ اتنے زیادہ (Rough) رف سمندر میں گرنے سے خدا نے مجھے بچا لیا۔ یہ خدا کا احسان ہے مجھ پہ۔ شکر ہے کہ میں جہاز پر بحفاظت چڑھ کر اپنے کمرے میں آ گئی۔ جہاز پہ کمرے کو کیبن (Cabin) اور کھڑکیوں کو پورٹ ہول (Port Hole) کہتے ہیں۔

ہمارے جہاز پر چڑھنے کے ایک گھنٹہ بعد جہاز چل پڑا۔ جہاز دوبئی سے انڈیا کی بندرگاہ "بھور بندر" سے خام سلفر لینے جا رہا تھا جو مختلف کیمیکلز اور دوائیاں بنانے کے کام آتی ہے۔

ہمارے جہاز کی رفتار عموماً ۱۵-۱۶ ناٹ (سمندری میل) فی گھنٹہ ہوتی تھی۔ بحری جہاز سمندر میں ایک میل طے کرے تو اسے ایک ناٹ Knot کہتے ہیں۔

"بھور بندر" ہم چھ دن سفر کر کے پہنچے وہ ایک مصروف مگر خوبصورت بندرگاہ ہے۔ وہاں سے ہم لوگ دس دن قیام کرنے کے بعد بمبئی آئے۔ جب ہم بمبئی کے قریب پہنچے تو رات کا وقت تھا۔ بمبئی کی بندرگاہ کے "لائٹ ہاؤس" سے معلوم ہوا کہ بندرگاہ آ گئی ہے۔

بمبئی میں ہم لوگ بیس دن ٹھہرے۔ دن کو پانچ چھ گھنٹے شہر میں سیر کر کے پھر شام کو جہاز پر ہی واپس آنا ہوتا تھا۔ بمبئی انسانوں کے ایک ہجوم کا نام ہے وہاں آپ کو قسم قسم کے لوگ نظر آئیں گے۔ بے تحاشہ رش۔ لیکن پھر بھی ہر انسان اکیلا ہے۔ وہاں برسات میں زندگی کی نئی لہر دوڑ جاتی ہے۔ وہاں کرافٹ مارکیٹ۔ بھنڈی بازار۔ گیٹ وے ٹو انڈیا۔ تاج محل ہوٹل چوپاٹھی اور چند اچھے مقام ہیں جو ہم نے دیکھے۔

بمبئی میں بیس دن گزار کر ہمارا جہاز اگلی منزل جو کہ سعودی عرب کی ایک بندرگاہ Al-jubail آٹھ دن سفر کرنے کے بعد پہنچا۔ وہ ایک خاموش۔ پرسکون۔ روشنیوں سے بھری۔ خوبصورت جگہ ہے۔ جہاں خوبصورت گاڑیاں زیادہ نظر آتی ہیں اور انسان کم دکھائی دیتے ہیں۔

وہاں جتنے دن ہم رہے میرا دل کسی رقیق سی شے کی طرح پگھلتا رہتا میں سوچتی کہ اس ملک کی ایک بندرگاہ ہے جہاں حضرت محمد ﷺ پیدا ہوئے تھے۔ یہ آپؐ کا ملک ہے۔ میں وہاں زیادہ ٹھہرنا چاہتی تھی لیکن پانچ دن بعد ہم وہاں سے چل پڑے۔ ہمیں پھر بمبئی جانا تھا۔

بمبئی جاتے ہوئے راستے میں دوبئی کے سمندر یعنی بحیرہ عرب میں رکے۔ کیونکہ تیل اور پانی لینا تھا۔ وہاں خدا کی پیاری مخلوق کے حسین نظارے دیکھنے کو ملتے۔ وہاں جھلملاتے رنگوں والی خوبصورت مچھلیاں پائی جاتی ہیں۔ فلائنگ فش اڑنے والی مچھلیاں اور ڈولفن۔ جو پانی میں اچھے کرتب کرتی ہے۔ اور بگلے Seagull جس کی بصارت خدا نے بہت تیز بنائی ہے۔

بمبئی سے ہم لوگ بیس دن گزار کر انڈیا کی ایک بندرگاہ "پرادیپ" نو دن کا سفر کر کے آئے۔

وہ ۱۷- اگست ۱۹۹۲ء کی شام تھی۔ ہم خلیج بنگال میں پرادیپ کی بندرگاہ کے قریب کھلے سمندر میں کھڑے تھے۔ اس دن ہوا بہت تیز تھی۔ سمندر کی Circulation یعنی گردش بڑھ گئی تھی اس لئے سمندر کا پانی گدلا ہو گیا تھا۔ اس سے پہلی رات یعنی ۱۶ اور ۱۷- اگست کی درمیانی رات میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ سمندر میں زور سے طغیانی آئی ہے اور ہمارا جہاز ٹوٹ گیا ہے لیکن ہم دونوں اور ہمارے ساتھ ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ اور ہم زمین پہ اتر کر بحفاظت چل رہے ہیں اس دن جہاز کے اوپر والے عرشے Bridge Deck پہ ٹہلنے گئی تو بیرومیٹر جو ہوا کا دباؤ بتاتا ہے اس پہ ہوا کا دباؤ خطرناک حد تک کم تھا۔ میں پریشان ہو گئی کیونکہ اگر ہوا کا دباؤ خطرناک حد تک کم ہو جائے تو وہ طوفان یعنی Cyclone کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔

میرے شوہر نے مجھے بتایا کہ: آج موسم کی رپورٹ اچھی نہیں آئی ایک طوفان جس کی رفتار ۶۵ میل فی گھنٹہ ہے تیزی سے پرادیپ کی طرف بڑھ رہا ہے۔ آج رات گیارہ بجے شاید وہ یہاں پہنچ جائے گا۔

پھر وہ ۱۷- اگست کی رات مجھے کبھی نہیں بھولتی۔ رات کے دس بجے ایسا معلوم ہوا کہ قیامت آ گئی ہے۔ اس وقت جہاز کے چاروں طرف گھپ اندھیرا تھا ایک دم آسمان سے بارش۔ بجلی کی کڑک اور چمک اور آندھی شروع ہو گئی سمندر کا شور اتنا بڑھ گیا کہ کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی تھی۔ جب پہلا زوردار پانی کا ریلہ آیا تو بہت سارا پانی جہاز کے عرشے پر چڑھ گیا۔ غنیمت ہے کہ پانی کمروں میں نہیں آیا کیونکہ پورٹ ہول کے شیشے اچھی طرح بند ہو جاتے ہیں ان سے پانی اندر نہیں آسکتا۔ اس کے بعد ہر پانی کے ریلے نے جہاز کو زور۔ زور سے دائیں بائیں۔ اوپر نیچے اور آگے پیچھے ہلانا شروع کر دیا۔ جہاز کے کیبن میں ہر چیز فرش کے ساتھ فکس یعنی جڑی ہوئی ہوتی ہے لیکن پانی کے زور سے جب جہاز تیزی سے کبھی دائیں۔ کبھی بائیں ۳۰-۴۰ درجے زاویے تک جھک جاتا تو میں لڑھکتی ہوئی بیڈ کے ایک کونے پر ایک بار دیوار سے جا ٹکراتی۔ اور چوٹ کو بھول کر سوچتی کہ اگر جہاز سیدھا نہ ہوا تو کیا ہو گا پھر دوسری لہر آتی جو بے حد زوردار ہوتی تو میں لڑھکتی ہوئی بیڈ کے دوسرے کونے پر آدھی صوفے پہ اور آدھی زمین پہ گرتی۔ غنیمت ہے کہ صوفہ بیڈ کے ساتھ جڑا ہوا تھا۔ جہاز سے کڑکڑانے کی مسلسل آوازیں آ رہی تھیں جیسے جہاز ٹوٹ رہا ہو۔ مجھے تو یوں محسوس ہوتا تھا کہ میرا معدہ حلق میں آ گیا ہے دل معدے کی جگہ چلا گیا ہے۔ جگر پتے معلوم نہیں کہاں گئے آنتیں آپس میں گڈمڈ ہو گئیں۔ سانس کا نظام درہم برہم ہو گیا۔ اور پیٹ میں جیسے گرہیں پڑنے لگیں۔ شدید متلی ہونے لگی۔ دل گھبرانے لگا اور چکر آنے لگے۔ کیونکہ ہر لہر واپس جاتے ہوئے جہاز کو نیچے سے اوپر اچھالتی۔ اس کے ساتھ ہی میں پلنگ سے اچھلتی اور نیچے گر جاتی۔ مجھے یوں محسوس ہوتا کہ میں خلا سے واپس زمین پہ آئی ہوں۔ اوپر اچھلتے ہوئے یوں محسوس ہوتا کہ میرا کوئی وزن نہیں ہے۔

میرے شوہر جہاز کے اگلے حصے میں Anchor یعنی لنگر اٹھوانے گئے تھے کیونکہ جہاز کھڑا تھا۔ لیکن طوفان کے زور سے لنگر Anchor کے پنجے Forks جو زمین میں گڑے ہوتے ہیں اکھڑ گئے تھے۔ حالانکہ لنگر سات آٹھ من وزنی مضبوط لوہے کا بنا ہوتا ہے۔ لنگر اکھڑنے کی وجہ سے جہاز طوفان کے زور سے خود بخود گھسٹنے لگا تھا۔ اور طوفان کی وجہ سے جہاز ایک بڑے سے گول دائرے یعنی

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھنور میں گھومنے لگا۔ جبکہ ہمارا جہاز ۶۰۰ فٹ لمبا اور تقریباً ۲۵ ہزار ٹن وزنی جہاز تھا۔ لنگر جو جہاز کے اگلے حصے یعنی Forecastle میں ہوتا ہے وہ اکھڑ گیا تھا۔ یونہی کمرے میں لڑھکتے ہوئے میں اپنے شوہر کے لئے بھی پریشان ہونے لگی کہ پانی کے ریلے کے ساتھ خدانخواستہ وہ سمندر میں نہ گر جائیں۔ پھر میں نے اپنے آپ کو تسلی دی کہ خدا نے تو تم پر اتنا احسان کیا کہ تمہیں پہلے ہی بتا دیا کہ خدا کی نصرت اور مدد تمہارے ساتھ ہو گی پھر کیوں گھبراتی ہو۔

وہ ناؤ خدا بنتا ہے خود جس کا کھویا
پاگل ہے کہ ڈھونڈے وہ کناروں کے سہارے

میں خدا سے استغفار کرتی رہی اور دعا مانگتی رہی۔ اب ہم کھلے سمندر میں آ گئے تھے جہاں طوفان کا زور بہت زیادہ تھا۔ کیونکہ پانی زیادہ گہرا تھا حالانکہ کمرے سے جاتے ہوئے میرے شوہر نے مجھے تسلی دی تھی لیکن میں اس وقت کے جذبات قارئین کو نہیں سمجھا سکتی آپ صرف تصور کریں۔ کہ ہر طرف گھپ اندھیرا ہو۔ سمندر اور ہوا کا شور ہو سمندر کی لہریں سخت بپھری ہوئی ہوں۔ ہر طرف میلوں دور تک۔ اور میلوں گہرائی میں لاکھوں۔ اربوں ٹن پانی ہو۔ اس طوفان میں اکیلا ایک جہاز ہزاروں ٹن سامان لے کر جا رہا ہو۔ طوفان کا غیظ و غضب اسے تنکے کی طرح اچھال رہا ہو۔ اور وہ جہاز لہروں کی غضبناکی سے ڈگمگاتا۔ لڑھکتا۔ لڑکھڑاتا اور ڈولتا ہوا بس خدا کے سہارے پر چلا جا رہا ہو۔ کیا خدا کے علاوہ کسی مخلوق کسی انسان، کسی چیز میں اتنی طاقت ہے کہ وہ ہزاروں میل گہرائی اور لمبائی پہ پھیلے ہوئے سمندر کے لامحدود پانی کو اس قدر گردش میں لا سکے۔ وہ صرف خدا تعالیٰ ہے جو سمندروں میں طوفان لاتا ہے یہ سب خدا کے اذن سے ہوتا ہے پھر اس طوفان کو ختم کر کے سمندر کے پانی کو یوں پرسکون کر دیتا ہے جیسے کبھی طوفان آیا ہی نہیں تھا۔ یہ ہمارے اردگرد پھیلے ہوئے لاکھوں کروڑوں خدا کی ہستی کے ثبوتوں میں سے ایک ثبوت ہے۔ اور میری طرح سمندر میں سفر کرنے والے بہت سے لوگ اس کے گواہ ہیں۔ خدا اس بات پر قادر ہے کہ وہ جب چاہے ہوا کا دباؤ اتنی خطرناک حد تک کم کر دے کہ سمندروں میں طغیانی آ جائے لیکن خدا کا رحم ہے کہ وہ ایسا نہیں کرتا۔ ورنہ سمندروں کے پانی میں آسانی سے خدا اتنی طاقت پیدا کر سکتا ہے وہ زمین کی سب مخلوق کو تباہ کر دے۔

خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

"اگر وہ چاہے تو تم سب کو تباہ کر دے اور ایک نئی مخلوق پیدا کر دے اور اللہ پر یہ بات ہرگز دشوار نہیں"

اس رات اس طوفان میں یہ سب میں سوچتی رہی اور میں نے شکر کیا کہ ہم بھنور سے جہاز کو نکالنے میں خدا کی مدد سے کامیاب ہو گئے۔ اگر جہاز ایک بھنور میں طوفان سے گھومتا رہے تو بالآخر وہ وہاں ڈوب جاتا ہے۔

طوفان کی رات میں بستر سے بار بار گرنے اور لڑھکنے کی وجہ سے مجھے بہت چوٹیں لگیں لیکن یہ خدا کا شکر ہے کہ کوئی خطرناک چوٹ نہیں لگی۔ اگر خدانخواستہ خطرناک چوٹ لگتی اور میں کسی کو مدد کے لئے مرہم پٹی کے لئے پکارتی تو میری مدد کو کوئی نہیں آ سکتا تھا۔ کیونکہ جہاز کا سارا عملہ جہاز کو کنٹرول کرنے میں مصروف تھا پہلے تو جہاز خودکار کنٹرول سسٹم یعنی Autocontrol سے چلتا تھا لیکن طوفان میں جہاز کو کنٹرولی خود کرنا پڑتا ہے۔ اور اس رات مجھے خدا نے اتنا حوصلہ دیا کہ میں اکیلی گرتی اور لڑھکتی رہی مگر نہ روئی نہ چلائی۔ نہ بے ہوش ہوئی۔ میرے جسم کو بہت چوٹیں لگیں لیکن میری روح کو خدا نے بے حد تقویت دی۔ ہر بار ہر لحہ مجھے لگتا کہ موت میری رگ جاں تک پہنچ گئی ہے لیکن پیارا خدا جو رگ جاں سے بھی قریب ہے وہ مجھے ہر بار بچا لیتا۔ طوفان میں سر پر چوٹ لگنا بے حد خطرناک ہوتا ہے میں گرتے ہوئے دعا مانگتی کہ میرے سر پر بالکل چوٹ نہ لگے ہر بار میں سر صوفے کی طرف بیڈ پر رکھتی۔ جب گرتی سر نرم صوفے پر جا کے لگتا۔ اس سے خدا کا شکر ہے کہ خطرناک چوٹ سے بچ گئی۔ وہ سارا دن ہم نے کچھ نہیں کھایا نہ پیا پانی کا ایک قطرہ بھی لیں تو قے ہو جاتی۔ صرف الچی میں منہ میں رکھتی تاکہ قے نہ ہو۔ میرے شوہر نے بتایا کہ اٹھارہ گھنٹے پورٹ کنٹرول سے ان کا رابطہ طوفان کی وجہ سے منقطع رہا۔ انہوں نے سمجھا کہ خدانخواستہ ہمارا جہاز ڈوب گیا ہے یا لاپتہ ہے۔ جب رابطہ قائم ہوا اٹھارہ گھنٹے بعد تو انہوں نے ہمیں کہا کہ طوفان پرادیپ سے گزر گیا ہے جہاں تم ہو طوفان کا زور اگلے دو گھنٹوں میں وہاں دوگنا ہو جائے گا اب دوسرے راستے سے واپس پرادیپ آؤ۔ طوفان برما کی طرف جا رہا ہے اور تم بھی برما کی طرف جا رہے ہو۔ پھر ہم اسی طرح لڑکھڑاتے۔ ڈگمگاتے۔ ڈولتے واپس آئے۔ ہم نے تقریباً ۴۸ گھنٹے طوفان میں گزارے۔

ہم پرادیپ پہنچ گئے۔ ہمارے جہاز پہ لوہے کے لمبے ستون جن کو Derrick کہتے ہیں ٹوٹ گئے اور بھی کافی نقصان ہوا جہاز کو۔ میں سر ہتھیلی پر لئے کہاں کہاں نہیں پھرا۔ شکر ہے کہ خدا نے اضطراری حالت میں کی گئی ہماری دعائیں سن لیں۔

پرادیپ ایک خوبصورت قصبہ ہے۔ وہاں کے پان بے حد خوشبودار اور مزیدار ہیں۔ اتنے خوشبودار پان میں نے کہیں نہیں دیکھے۔ ہمیں دنیا کی سب سے خوبصورت بات یہ لگتی کہ ہمارے پاؤں تلے زمین ہے پانی نہیں ہے ہم سارا دن گھومتے اور بالکل نہ تھکتے۔ لیکن ہر ملک میں مجھے اپنا پیارا ملک بے حد یاد آیا یہاں کے لوگ یاد آئے۔ خدا نے ہمارے ملک میں بے شمار نعمتیں وافر مقدار میں ہمیں دی ہیں۔ رس دار پھل اور خاص طور پر تازہ سبزیاں جو خلیج کے کچھ ملکوں میں عنقا ہیں۔

پرادیپ میں بارہ دن قیام کرنے کے بعد ہمارا جہاز سنگاپور کی طرف چل پڑا بچپن میں سنا تھا کہ

زندگی میں ایک بار آنا سنگاپور

وہ بحری جہاز کے ذریعے نو دن کا سفر تھا۔ پرادیپ سے سنگاپور سارا راستہ بے حد خوبصورت ہے۔ اور سارا راستہ سمندری ٹریفک سے بھرا پڑا ہے۔ چھوٹے خوبصورت مسافر بردار جہاز جو Coast to Coast یعنی ایک ملک سے دوسرے ملک چلتے ہیں۔ سارا رستہ نظر آتے اور چھوٹی خوبصورت Ferry یعنی درمیانے سائز کی مسافر بردار کشتی۔ اور بڑے مسافر بردار جہاز بھی نظر آتے۔

سنگاپور تک سمندر کافی رف تھا۔ راستے میں سمندر کے ساتھ ساتھ چھوٹے جزیرے نظر آتے۔ ایک راستہ سنگاپور کے قریب Mala castraits ملاکا سٹریٹز ہے وہ بے حد خوبصورت چینل ہے۔ لیکن کیونکہ وہاں زیادہ سمندری ٹریفک اور نسبتاً تنگ جگہ کی وجہ سے جہاز کو آہستہ چلانا پڑتا ہے وہاں بحری قزاق جہاز پہ آنے کا خطرہ بہت زیادہ ہوتا ہے یہ بحری قزاق کشتی پر سمندر میں گشت کرتے ہیں اور چلتے ہوئے جہازوں میں لوٹ مار کے لئے چڑھ آتے ہیں۔ وہاں سے گزرتے ہوئے ہمارے قریب سے گزرنے والے ایک جہاز نے VHF وائرلیس (یعنی Very High Frequency) وائرلیس سسٹم پہ۔ جو جہاز کے برج کنٹرول روم یعنی آفیسر کنٹرول روم میں ہوتا ہے۔ (دوسرا کنٹرول روم جو جہاز کو کنٹرول کرتا ہے وہ انجن کنٹرول روم میں ہوتا ہے برج کنٹرول روم سے آفیسرز انجن کنٹرول روم کو احکامات دیتے ہیں) تو VHF وائرلیس پر ہمارے ایک قریبی جہاز نے ہمیں بتایا کہ بحری قزاقوں کی کشتی بہت قریب ہے اپنے حفاظتی انتظام کر لو۔ اور محتاط رہو۔ میرے شوہر نے مجھے کہا کہ تم آج عرشے پر مت آنا کیونکہ ان کو یہ معلوم نہیں ہونا چاہئے کہ جہاز پہ کوئی خاتون بھی ہے۔ اور میرے استفسار پر میرے شوہر نے بتایا کہ حفاظتی تدابیر تو بہت سی ہیں ہم کریں گے ہم نے کی بھی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب تک کوسٹ گارڈ کو خبر نہیں ہوتی اور وہ ان بحری قزاقوں کو نہیں پکڑتے اس وقت تک جب وہ ہمارے جہاز کے قریب آئیں گے تو ایک تدبیر ہم یہ کریں گے کہ وہ پانی کی موٹی پائپ جس میں بہت تیزی سے بہت سا پانی سمندر سے ایک وقت میں موٹر کے ذریعے یعنی Suction پمپ سے آتا ہے۔ اس پائپ سے تیزی سے پانی ان کی کشتی پہ پھینکا جائے گا۔ اس پانی کی مقدار اور پریشر اتنا زیادہ ہوتا ہے (کیونکہ وہ آگ بجھانے کے لئے استعمال ہوتا ہے) کہ اس سے بحری قزاقوں کی کشتی کے الٹنے کا بھی امکان ہوتا ہے اس میں وہ عام طور پر ہتھیار بھی استعمال نہیں کر سکتے۔ بہرحال خدا نے ہمیں اور ہمارے جہاز کو بحری قزاقوں سے بچا لیا۔ شکر ہے خدا کا۔ ورنہ وہ لوگ لوٹ مار کے علاوہ خون بہانے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ یہ خدا کا احسان ہے کہ ہم بحری قزاقوں سے بچ گئے۔

سنگاپور ایک بے حد خوبصورت اور کبھی نہ بھولنے والا ملک ہے۔ وہاں ہم ایک ماہ رہے ان کا انڈر گراؤنڈ ٹرین سسٹم بہت اچھا ہے۔ سان توسہ آئرلینڈ۔ اچھا جزیرہ ہے۔ Cliffordpear سے لے کر چائنا ٹاؤن تنجنگ پگار Tungung Pagar سب جگہیں خوبصورت ہیں۔ سنگاپور کی ایک اچھی بات یہ ہے کہ اگر کسی انسان میں قابلیت ہو تو وہ چاہے کسی بھی رنگ۔ نسل۔ قومیت یا مذہب سے تعلق رکھتا ہو وہ وہاں پہ اچھے سے اچھے عہدے پر فائز ہو سکتا ہے۔ وہاں آپ کو ہر ملک قوم اور نسل کے باشندے نظر آئیں گے۔ وہ غیر ملکیوں کا بے حد احترام کرتے ہیں۔ اور وہ لوگ انتہائی محنتی اور خوش اخلاق ہیں۔

لیکن میرے لئے یہ ناقابل فراموش ہے۔

یوں یہ ساڑھے سات ماہ کا سفر ختم ہوا کہ سنگاپور سے ہم لوگ پاکستان آنے کے لئے ہوائی جہاز سے بنکاک آئے Bankok کی سیر کی کچھ دیر وہاں قیام تھا۔ وہ ایک خوبصورت ملک ہے۔ وہاں سے ہم اپنے پیارے ملک اور قائد کے پیارے شہر کراچی آئے۔ یوں یہ طویل سفر تمام ہوا جس کا آغاز دوبئی سے ہوا تھا اس کے بارے میں اب میں زمین پر ربوہ میں اپنے گھر میں بیٹھے سوچوں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ اس ساڑھے سات ماہ کے سفر میں ۔ میں سر ہتھیلی پر لئے کہاں کہاں نہیں پھرا میں ہمیشہ خدا کا شکر ادا کرتی ہوں کہ خدا نے اپنے رحم۔ محبت۔ شفقت سے ہمیں مچھلیوں اور مگرمچھوں کی سمندر میں خوراک بننے سے بچا لیا۔ اور زندہ اپنے ملک خدا ہمیں لے آیا۔

ہے شکر رب عزوجل خارج از بیاں

جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا۔ خدا میں ہو کر نہیں مرتا وہ نئی زندگی پا نہیں سکتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

چیچنیا میں مزاحمت جاری ہے

چیچنیا میں روسی فوج کے کمانڈر نے کہا ہے کہ ان کے فوجی گروزنی کے کچھ حصوں اور گردونواح کے پہاڑی دیہات میں چیچنین جانبازوں کی مزاحمت ختم نہیں کر سکے۔ اس کے باوجود وزارت داخلہ کے جنرل اناتولی کولیکوف نے ماسکو میں ایک پریس کانفرنس میں دعویٰ کیا کہ ان کی فوجوں نے دارالحکومت کے زیادہ حصوں میں سے چیچنین باغیوں کو مار بھگایا ہے۔

ادھر یورپی کونسل نے رکنیت کے لئے ماسکو حکومت کی درخواست پر اس کے حق میں کوئی فیصلہ کرنے کی بجائے بات چیت معطل کر دی ہے۔ تنظیم نے یہ فیصلہ چیچنیا پر روسی کارروائی کے خلاف احتجاج کے طور پر کیا ہے۔ چیچنیا کے حریت پسندوں نے جو گروزنی کے مشرق میں واقع ایک قصبے پر قبضہ برقرار رکھے ہوئے ہیں کہا ہے کہ ہمارے پاس اسلحہ ختم ہو رہا ہے لیکن ہم ہتھیار پھینکنے کی بجائے مرنے کو ترجیح دیں گے۔

گروزنی کے مشرق میں ۱۶ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع اس درمیانے درجے کے گاؤں نے گزشتہ چھ ہفتوں سے بھرپور روسی حملوں اور فضائی بمباری کا کامیابی سے مقابلہ کیا ہے۔ ۳۳ ہزار کی آبادی کے اس قصبے کی بیشتر سویلین آبادی اپنے گھروں کو چھوڑ کر جا چکی ہے۔ تباہ شدہ گلیوں میں صرف چیچنین جانباز چلتے پھرتے نظر آرہے ہیں اور روسی فوجیوں پر اینٹی ٹینک گرینیڈوں سے حملے کرتے ہیں۔

یہ چیچنین دیہاتی گوریلے ناقابل یقین عزم و حوصلے کے مالک نظر آتے ہیں۔ لیکن ان کا کہنا ہے کہ ان کے پاس ہتھیار ختم ہو رہے ہیں اور وہ ایک بے بسی کی کیفیت میں ہیں۔

روسی فوجوں نے دارالحکومت گروزنی کے تین چوتھائی علاقے پر قبضہ کر لیا ہے اس میں دریائے سنزیا کا جنوبی علاقہ بھی شامل ہے۔ لیکن جنوب مغربی علاقے میں شدید جنگ جاری ہے۔

۳۳ سالہ چیچنین جانباز عیسیٰ سلمانوف نے ایک فہرست دکھائی جو انہوں نے روسی فوجیوں سے چھینی ہے۔ جس میں علاقے میں موجود روسی افواج کی تفاصیل درج ہیں۔ اس نے اس فہرست کو پڑھتے ہوئے بتایا۔ ملٹی پل راکٹ لانچرز آٹھ' ہیوی آرٹلری ۳' ٹینک ۵۹' بکتر بند گاڑیاں اور چھوٹے ٹینک ۱۲۶ اور امدادی گاڑیاں۔ "اور ہمارے پاس کیا ہے؟ ہمارے پاس صرف راکٹ کے ذریعے چلنے والے گرینیڈ ہیں اور اللہ ہے۔" اس نے کہا ۱۲ جنگجو چیچنین جانبازوں کے ایک دستے کے پاس ہینڈ گرینیڈ' چند راکٹ سے چلنے والے اینٹی ٹینک گرینیڈ اور چند کلاشنکوف رائفلیں ہیں۔

اس مختصر سی کاکیشیائی ریاست میں موجود جانبازوں کے پاس جو اسلحہ ہے اس کی کیفیت ہر طرف ایسی ہی ہے۔ جن کی کل تعداد روسی فوجیوں سے بھی کم ہے۔

گروزنی میں روسی فوجوں کے پاس بھاری توپخانہ ہے جو ہر دو سیکنڈ کے بعد ایک گولہ فائر کر سکتا ہے اور مسلسل ایک گھنٹہ تک فائرنگ جاری رکھ سکتا ہے اور ایک کے بعد دوسرا توپخانہ یہی کام شروع کر دیتا ہے۔ ۲۷ سالہ نذر خدجی نے سوال کیا کہ مغربی دنیا اس چھوٹی سی ریاست کی روسی فوجوں کے خلاف مدد کیوں نہیں کرتی۔ ہم اور کچھ نہیں چاہتے۔ اگر ہمیں صرف اینٹی ائرکرافٹ ہتھیار مل جائیں تو وہی ہمارے لئے کافی ہوں گے۔ انہوں نے بتایا کہ روسی فوجیں آرگن کے قصبہ پر کنٹرول چاہتی ہیں تاکہ گروزنی کو پورے طور پر گھیرے میں لیا جا سکے۔ جس کا جنوبی حصہ ابھی تک ان کے قبضے میں نہیں آسکا۔

☆○☆

بقیہ صفحہ ۳

احمدی نہیں ہیں وہ خاموشی سے یہاں سے گذر جاتے ہیں کہ کہیں خدا کی ہستی کا نشان نہ مل جائے۔ ہاں جہاں پر بھی شبہ کرتے ہیں کہ یہ خدا کی خدائی کے خلاف کوئی نشان ہے وہاں اس نکتہ کو فوراً پکڑ لیتے ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا مکڑی کی ایوولیوشن Evolution پر کچھ نہیں پڑھیں گے۔ اتفاق سے اس میں سے دھاگے نکلنے لگ گئے۔ اتفاق سے وہاں جانور پھنسنے لگ گئے تو خیال آیا کہ جالا بھی بن لیا جائے۔

حضرت صاحب نے فرمایا یہ سارا بڑا منضبط نظام حیات ہے۔ ورنہ عام آدمی کا Insect سے مکڑی تک پہنچنا ممکن ہی نہیں۔ پھر یہ شہد کی مکھی کے ارتقائی ادوار کیا دکھائیں گے۔ جب بھی بڑے بڑے سائنسدان خدا کے بغیر نظام کائنات کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں تو وہیں پر ٹھوکر کھاتے ہیں۔

اللہ نے کچھ بھی باطل پیدا نہیں کیا

حضرت صاحب نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ بات قطعی ہے کہ یہ سب کچھ اتفاق سے نہیں ہوا۔ اللہ نے فرمایا ہے کہ اس نے دنیا کو باطل پیدا نہیں کیا۔ جو یہ سوچ رکھتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ بہت سی باتیں باطل ہیں۔ ارب ہا ارب اتفاقات کی ایک دوسرے پر تہیں جمانے سے ارتقاء بناتے ہیں۔ پھر مقصد اس کا کیا ہے؟ کہتے ہیں کوئی نہیں۔ حالانکہ پہلے مقصد بنا پھر اس کو حاصل کرنے کے راستے بنے۔ معمولی سی چیز مثلاً کرسی بھی بنائیں تو پہلے مقصد ہوتا ہے کہ یہ چیز بنانی ہے۔ یہ فوائد کو دیکھتے ہیں۔ ان کو مقصد قرار نہیں دیتے۔ جہاں کہہ دیں گے کہ کوئی مقصد تھا۔ وہاں ان کو خدا کی ہستی کا قائل ہونا پڑے گا۔ اور دراصل وہیں پر یہ مجبوراً خدا کی ہستی کے قائل ہوں گے۔ حضرت صاحب نے فرمایا اس جھوٹی راہ کو احمدیوں کو توڑنا ہے۔ ایک احمدی بچی کا حضرت صاحب نے ذکر فرمایا جو ارتقاء کے موضوع پر کام کر رہی ہے۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو احمدی بنا لیا ہے۔ وہ پی ایچ ڈی کر رہی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا یہ باتیں ہومیوپیتھی میں دکھائی دیتی ہیں۔ بے انتہا ایسی باتیں دکھائی دیں گی۔

حضرت صاحب نے فرمایا ایک گفتگو میں ہومیوپیتھی کا ذکر آگیا۔ ذکر تھا کہ کائنات کی عمر کتنی ہے۔ ان کا جو تصور ہے وہ یہ ہے کہ کائنات کی عمر 10^{32} ہے۔ اصل میں یہ 10^{32} ہے۔ ہومیوپیتھی میں 10^{200} تک ملتی ہے۔ ۲۰۰ کی طاقت میں آکر ساری کائنات میں جتنے ایٹم ہیں ان کے شمار سے بڑھ کر قطرے ہیں۔ تو وہ چند قطرے اثر بھی کرتے ہیں۔ مشاہدے کا کون انکار کر سکتا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ باتیں میں اس لئے بیان کر رہا ہوں کہ غور کریں تو کائنات کے مطالعے میں خالق کے وجود کا پتہ چلتا جاتا ہے۔ نظام کی جو گواہیاں ہیں ان کو سننا چاہئے۔ ان کو ابھارنا چاہئے۔ دوسروں کو سنانا چاہئے۔

سرجن کے نشتر سے ہڈی پر زخم لگنا

حضرت صاحب نے ہومیو دوائی روٹا کے ذکر کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ Tendens پر جب زیادہ بوجھ پڑ جائے تو روٹا اس کے لئے اچھی دوا ہے۔ آپریشن کے دوران جب ڈاکٹر کے نشتر سے بے احتیاطی سے ہڈی کی سطح زخمی ہو جائے تو اس کے علاج کے لئے روٹا بہت اچھی دوا ہے۔ ہڈی پر ضرب آجائے۔ بال برابر فریکچر ہو جائے تو روٹین کی دوا کے طور پر روٹا دیتا ہوں۔ ہسپتال میں رہنے والے مریضوں کے بارے میں سرجن نے گواہی دی ہے کہ اس دوا کے استعمال سے اگر مریض نے چھ مہینے میں ٹھیک ہونا تھا وہ چھ ہفتے میں ٹھیک ہو گیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا ہڈی کی ضرب میں روٹا کے ساتھ میں کلکیریا فاس اور سمفائیٹم ملا کر دیتا ہوں۔ کلکیریا فاس ہڈی کے اپنے مادے کے لئے اور سمفائیٹم اور روٹا اعصابی نسوں اور اردگرد کے ریشوں کی بہتری کے لئے ہے۔ اگر چوٹ تازہ ہو تو آرنیکا ۳۰ ساتھ ملا کر دیں۔ اب میں نے بھی مستقل طور پر آرنیکا ایسے کیسز میں شامل کر دی ہے۔

عورتوں کے چہرے پر بال عورتوں کے چہرے پر بال ہونا۔ مونچھیں سی بن جاتی ہیں۔ ان کے لئے نیٹرم میور کی CM میں ایک خوراک دی تو ایک ہی خوراک سے چہرے کے بال ایک ماہ میں جھڑ گئے۔ مگر بعض نے کہا کہ انہیں قطعاً فائدہ نہیں ہوا۔

حضرت صاحب نے فرمایا ہومیوپیتھی میں ٹکسالی دوائیں نہیں چلتیں۔ ایسے کیسز میں بعض اور بھی ادویات ہیں۔

سیپیا یہ بھی CM میں دیں۔ بالوں کے معاملے میں چھوٹی طاقت کام نہیں آتی۔ اس کے لئے مزاج بھی دیکھنا چاہئے۔ ایسا جسم جس میں کولہے کم بھاری ہوں۔ جہاں مزاجی تکلیف ہو یعنی مزاج میں خشکی اور بے احساسی۔ بعض صورتوں میں بچوں سے بھی پیار کم ہو جاتا ہے۔ خاوند سے بھی بے اعتنائی ہو جاتی ہے ان میں شاید سیپیا زیادہ اثر کرے۔

اس ضمن میں ایک اور دوا کثرت سے بتائی جاتی ہے وہ رو لیئم بیکورس۔ یہ مچھلی کا تیل ہے۔ کاڈلیور آئل کھانے سے بال جھڑیں۔ اس کا علم نہیں۔ ہو سکتا ہے جن بچیوں کو ان کی ماؤں نے خوب یہ تیل پلایا ہو۔ ان کو بال زیادہ اگتے ہیں اگر یہ کام کرے گی تو اونچی طاقت میں کرے گی۔ ان میں سے کوئی ایک دوا جو ٹھیک بیٹھ جائے استعمال کی جا سکتی ہے۔ اگر شروع میں نیٹرم میور دی جائے تو پھر اس کے بعد سیپیا CM میں دوہرائیں۔ پھر بھی فرق نہ پڑے تو تھوجا اونچی طاقت میں دی جائے۔

ایک اور دوا تھائیرائیڈینم اس ضمن میں کارآمد ہو سکتی ہے۔ اس دوا کی علامات ان خرابیوں سے متعلق ہے جو Toxins کی زیادتی کی وجہ سے عورتوں مردوں کی نارمل فنکشنز پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ مردانہ زنانہ صفات خلط ملط ہو جائیں تو یہ تھائیرائیڈ کی خرابی سے بھی ہو سکتا ہے۔

تھائیرائیڈینم بھی تھائیرائیڈ کی خرابیوں کے علاج کے لئے اچھی دوا ہے۔ ۲۰۰۔ ۱۰۰۰ اور CM تک بھی جاتا ہوں۔ یہ دوا کے اثر پر منحصر ہے۔ سیپیا میں CM ہی ضروری ہے۔ چھوٹی طاقت میں کام نہ آئے گی۔

جہاں تھوجا ناکام رہے وہاں میڈورینم Medorrhinum دی جائے اس دوا کو بہت کم استعمال کیا گیا ہے۔ بعض ملکوں اور علاقوں میں تو علاج ہی میڈورینم سے شروع کرنا چاہئے۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مبارک ایام میں احمدیہ ٹی وی لندن کا شیڈول

جمعرات

پاکستانی وقت	تفصیل پروگرام
4-30 تا 6-00	درس القرآن
6-00 تا 6-30	ایم ٹی اے نیوز - اعلانات - نظم
6-30 تا 7-00	تلاوت اور حدیث
7-00 تا 8-00	خطبہ جمعہ (دوبارہ ٹیلی کاسٹ)
8-00 تا 8-30	طبی معاملات
8-30 تا 9-00	ایم ٹی اے ورائٹی
9-00 تا 9-50	لقاء مع العرب
9-50 تا 10-00	اعلانات - نظم - اختتام

جمعہ

4-30 تا 6-00	تلاوت اور حدیث - یوروفائل
6-00 تا 6-20	ایم ٹی اے - نیوز
6-20 تا 7-40	خطبہ جمعہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
7-40 تا 8-00	ایم ٹی اے ورائٹی
8-00 تا 9-00	ملاقات - اردو بولنے والے مہمانوں کے ساتھ
9-00 تا 9-50	ایم ٹی اے سپورٹس
9-50 تا 10-00	اعلانات - نظم - اختتام

ہفتہ

4-30 تا 6-00	درس القرآن
6-00 تا 6-30	ایم ٹی اے نیوز - اعلانات - نظم
6-30 تا 7-00	تلاوت اور حدیث
7-00 تا 8-00	ملاقات (دوبارہ ٹیلی کاسٹ)
8-00 تا 8-30	یوروفائل - پرانی فائلوں سے
8-30 تا 9-00	ایم ٹی اے ورائٹی - از بی اے رفیق صاحب
9-00 تا 9-50	لقاء مع العرب
9-50 تا 10-00	اعلانات - نظم - اختتام

اتوار

4-30 تا 6-00	درس القرآن
6-00 تا 6-30	ایم ٹی اے نیوز - اعلانات - نظم
6-30 تا 7-00	تلاوت اور حدیث
7-00 تا 8-00	ملاقات (دوبارہ ٹیلی کاسٹ)
8-00 تا 8-30	یوروفائل
8-30 تا 9-00	لیٹرز فرام لندن
9-00 تا 9-50	چلڈرن کارنر
9-50 تا 10-00	اعلانات - نظم - اختتام

سوموار

4-30 تا 6-00	درس القرآن
6-00 تا 6-30	ایم ٹی اے نیوز - اعلانات - نظم
6-30 تا 7-00	تلاوت اور حدیث
7-00 تا 8-00	نیچرل کیور (ہومیو پیتھی) دوبارہ ٹیلی کاسٹ
8-00 تا 8-30	اراؤنڈ دی گلوب
8-30 تا 9-00	ایم ٹی اے لائف سٹائل - کھانا پکانا
9-00 تا 9-50	چلڈرن کارنر
9-50 تا 10-00	اعلانات - نظم - اختتام

منگل

4-30 تا 6-00	درس القرآن
6-00 تا 6-30	ایم ٹی اے نیوز - اعلانات - نظم
6-30 تا 7-00	تلاوت اور حدیث
7-00 تا 8-00	نیچرل کیور - ہومیو پیتھی (دوبارہ ٹیلی کاسٹ)
8-00 تا 8-30	طبی معاملات
8-30 تا 9-00	ایم ٹی اے لائف سٹائل
9-00 تا 9-50	چلڈرن کارنر
9-50 تا 10-00	اعلانات - نظم - اختتام

بدھ

4-30 تا 6-00	درس القرآن
6-00 تا 6-30	ایم ٹی اے نیوز - اعلانات - نظم
6-30 تا 7-00	تلاوت نظم
7-00 تا 8-00	نیچرل کیور - ہومیو پیتھی کلاس (دوبارہ ٹیلی کاسٹ،
8-00 تا 8-30	یوروفائل (پرانی فائلوں سے)
8-30 تا 9-00	ایم ٹی اے ورائٹی
9-00 تا 9-50	چلڈرن کارنر
9-50 تا 10-00	اعلانات - نظم - اختتام

بقیہ صفحہ ۱

رہا ہے۔ جب اس کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے وہ اس کو آگے سے پھر سختی سے جواب دیتا ہے۔ میرا پیچھا چھوڑو۔ نہیں ہے اس وقت۔ میں نہیں دے سکتا۔ تو بدتمیزیاں بھی ساتھ شروع ہو جاتی ہیں۔ تو چھوٹے چھوٹے معاملات میں اگر نیتیں گندی ہوں تو ساری سوسائٹی کے معاملات گند سے بھر جاتے ہیں۔ تعفن پیدا ہو جاتا ہے اس میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات اسی بناء پر لڑائیاں بڑھیں اور بہت بڑھ گئیں اور مارکٹائیاں بھی ہوئیں کہ ایک شخص غریب نے قرضہ دے دیا تھا کسی کو۔ وہ مطالبے کے لئے جاتا رہا۔ حتیٰ کہ اس کے بچوں نے اس پر حملہ کر دیا۔ اور اس کو زدوکوب کیا اور کہا تم ہوتے کون ہو ہمیں تنگ کرنے والے آنحضرت ﷺ نے جو قرض کے معاملے میں اپنی سنت قائم فرمائی ہے اور نصیحتیں فرمائی ہیں وہ اتنی واضح ہیں کہ ان کے بعد سوسائٹی میں کسی قسم کے قرض کے تعلق رکھنے والے دکھ کے باقی رہنے کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ (از خطبہ ۹ دسمبر ۱۹۹۴ء)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

ڈش اینٹینا
بہترین رزلٹ والا
6 فٹ /5500
اب صرف 8 فٹ /7000
بمعہ مکمل سامان گارنٹی کے ساتھ
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون 211274

خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ : 8- فروری-1995ء
دھوپ اور ہلکے بادل ملے جلے ہیں
درجہ حرارت کم از کم 10 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 21 درجے سنٹی گریڈ

○ ایوان صدر میں صدر مملکت وزیر اعظم اور کشمیر کمیٹی کے چیئرمین نوابزادہ نصراللہ خان کی موجودگی میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اپوزیشن کے ساتھ دوستی کا ہاتھ بڑھایا جائے۔ اس سلسلے میں نوابزادہ نصراللہ خان اور مولانا فضل الرحمان مل کر اپوزیشن لیڈروں نواز شریف اسفندیار ولی' محمود اچکزئی مظفر ہاشمی اور دیگر لیڈروں کو اعتماد میں لیں گے۔ اجلاس میں یہ بھی طے پایا کہ احتساب کے عمل کو مزید شفاف بنایا جائے گا۔ آئندہ صرف ٹھوس شہادتوں کی بنیاد پر ہی مقدمے قائم کئے جائیں گے۔ عوام کے نام پر لوٹنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ صدر نے کہا کہ میں اپوزیشن اور حکومت کے درمیان مفاہمت میں مسرت محسوس کروں گا۔

○ تین سابق وزرائے اعظم قومی اسمبلی میں سر جوڑ کر اہم گفتگو کرتے دیکھے گئے تین سابق وزرائے اعظم مسٹر غلام مصطفیٰ جتوئی' مسٹر بلخ شیر مزاری اور مسٹر نواز شریف کے درمیان یہ ملاقات پہلی بار دیکھنے میں آئی ہے۔ مصطفیٰ جتوئی اور بلخ شیر مزاری نے مل کر نواز شریف سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی۔ چنانچہ تینوں سابق وزرائے اعظم کی ملاقات ہوئی جو ۲۵ منٹ جاری رہی۔ تحریک عدم اعتماد کی قیاس آرائیوں کے سلسلہ میں اس ملاقات کو بے حد اہم کہا جارہا ہے۔

○ سابق وزیر اعظم مسٹر نواز شریف نے کراچی کے مسئلہ پر پھر تعاون کی پیشکش کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پچھلی پیشکش حکومت نے مسترد کردی تھی۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم ایوان میں آکر شواہد کے ساتھ بھارت کا ہاتھ بے نقاب کریں اس میں کوئی رکاوٹ نہیں ہونی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ مہران بینک کو نیشنل بینک میں ضم کرنے کا فیصلہ مہران بینک کے سکینڈل کو چھپانے کے لئے کیا گیا ہے۔ اب نیشنل بینک کو قربانی کا بکرا بنایا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ارباب رحیم اور عزیز میمن سمیت پیپلزپارٹی کے بہت سے لوگ ناراض ہیں اسی لئے نواز کھوکھر کا ڈرامہ رچایا گیا ہے۔

○ سابق وزیر اعظم نواز شریف کے چھوٹے بھائی عباس شریف کو جیل بھیج دیا گیا جب کہ شہباز شریف کے بیٹے حمزہ شہباز نے ضمانت پر رہا ہونے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا تفتیشی سیل میں وزیر داخلہ کا پیغام آیا تھا کہ سادہ کاغذ پر دستخط کرکے رہا ہو جائیں میں نے یہ پیشکش ٹھکرادی تھی۔

○ حکومت نے کراچی کے مسئلہ پر تعاون کے لئے نواز شریف کی پیشکش قبول کرلی ہے اور کہا ہے کہ یہ پیشکش پہلے کی طرح 'اگر اور مگر سے مشروط نہیں ہونی چاہئے۔

○ بتایا گیا ہے کہ ۱۵ ماہ میں ۴۸۔ارب روپے کے کرنسی نوٹوں کا ریکارڈ اجراء کیا گیا۔ صرف گزشتہ دو ماہ میں ۲۸۔ارب روپے کے نوٹ چھاپے گئے۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے نواز شریف حکومت کی عمر دراز کر رہے ہیں جتنے بھی مارشل لاء لگے سیاستدانوں نے لگوائے۔ آج بھی اسمبلیوں میں دھینگا مشتی جاری ہے۔ عید خیریت سے گزر جائے گی مگر پھر گیم میں تیزی آ جائے گی۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف کے پرائیویٹ سیکرٹری کی پارلیمنٹ کی حدود میں گرفتاری کے خلاف تحریک استحقاق پر سپیکر نے رولنگ محفوظ رکھی۔ سپیکر نے کہا کہ میں اپنی اتھارٹی جانتا ہوں۔ رولز کے تحت صرف ارکان پارلیمنٹ کو ہی پارلیمنٹ کی حدود میں گرفتار نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن کسی دوسرے شخص کو بھی یہ سہولت حاصل ہے یا نہیں۔ یہ بات حل طلب ہے۔ حکومتی وزراء نے کہا کہ پارلیمنٹ کی حدود میں گرفتار نہ کیا جانا صرف اراکین اسمبلی کا استحقاق ہے اور کسی کو یہ سہولت حاصل نہیں۔

○ لاہور میں گنپت روڈ کے شدید گنجان اور مصروف کاروباری مرکز میں دن دہاڑے الائیڈ بینک پر ڈاکہ ڈالا گیا ڈاکو ۳۳ لاکھ روپے لے اڑے۔ چھ مسلح ڈاکوؤں نے اسلحہ کے زور پر بینک میں موجود سب لوگوں کو ہینڈز اپ کروادیا اور پیدل فرار ہو گئے۔ یہ لوگ پیدل ہی آئے تھے۔

○ سندھ کے علاقہ چھاچھرو کی پولیس نے وفاقی پارلیمانی سیکرٹری مسٹر ارباب غلام رحیم (جو آجکل حکومت سے ناراض ہیں) اور ان کے ساتھیوں کے خلاف بغاوت کا مقدمہ درج کرلیا ہے ان کا پولیٹیکل سیکرٹری گرفتار کرلیا گیا ہے۔ دیگر ساتھیوں کی گرفتاری کے لئے چھاپے مارے جارہے ہیں۔

○ مسٹر ارباب غلام رحیم نے کہا ہے کہ پیپلزپارٹی کے ٹکٹ پر الیکشن لڑنا مری سب سے بڑی غلطی تھی انہوں نے کہا کہ پیپلزپارٹی کے اندر جمہوریت کی بات کرنے پر میرے خلاف جھوٹے مقدمے بنائے جارہے ہیں۔

○ پنجاب اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر مسٹر منظور احمد موہل نے وزیروں سے کہا ہے کہ وزیر ایوان میں درخواستوں پر دستخط نہ کیا کریں۔ وزراء کو ایوان کی کارروائی میں دلچسپی لینی چاہئے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے یونیورسٹی کے اساتذہ کی متنازعہ اراضی یونیورسٹی کو دے دی ہے۔ جس پر اساتذہ نے ہڑتال ختم کردی ہے۔ اس اراضی کا ۶۶% رہائشی کالونی اور ۳۴ فیصد ترقیاتی مقاصد کے لئے استعمال ہو گا اساتذہ نے وزیر اعلیٰ کا شکریہ ادا کیا۔ یہ باتیں ۷ فروری کو صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں وزیر قانون چوہدری فاروق نے بتائیں۔

○ لاہور میں سابق طالب علم رہنما میاں عامر کو قتل کر دیا گیا۔ ان کے قتل پر اسلام پورہ میں مکمل ہڑتال ہوئی۔

○ ممتاز عالم دین اور تحریک نفاذ شریعت سوات کی مرکزی شوریٰ کے رکن اور جنات کے مشہور زمانہ عامل مولانا نور جلیل کو قتل کر دیا گیا۔

○ عالمی بینک کی ہدایت پر کھاد پر سبسڈی اکتوبر تک ختم کر دی جائے گی۔ جس سے پوٹاشیم سمیت تمام کھادوں کی قیمت میں ۱۵ فیصد تک اضافہ کر دیا جائے گا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ اپوزیشن کے رویے میں تبدیلی خوش آئند ہے۔ جلد اچھے تعلقات قائم ہو جائیں گے۔

○ بلوچستان حکومت نے کہا کہ اگر لازمی پرائمری تعلیم کا قانون نافذ کیا گیا تو اس کے صوبے میں بغاوت ہو سکتی ہے۔

○ کراچی میں سب انسپکٹر سمیت ۵۔افراد ہلاک ہوگئے۔

○ بھارت ایم کیو ایم کی شکایات اور پاکستان میں ناموس رسالت کے معاملات انسانی حقوق کمیشن میں اٹھائے گا۔ بھارتی مندوبین نے پاکستان کو بدنام کرنے کے لئے دونوں معاملات پر دستاویزات کمیشن کے رکن ممالک میں تقسیم کردی ہیں۔

○ فیصل صالح حیات نے کہا ہے کہ پنجاب حکومت کا ضلعی بورڈ سے متعلق نظام پیپلزپارٹی کے منشور کے خلاف ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنے اتحادیوں کو ڈکٹیٹ نہیں کرنے دیں گے۔

○ نیٹو نے مطالبہ کیا ہے کہ روس چیچنیا میں تشدد کی کارروائیاں بند کرے۔ چیچنیا میں جنگ بندی کے بغیر روس کی نیٹو میں شمولیت کی درخواست پر غور نہیں کیا جائے گا۔

○ وائس آف امریکہ نے بتایا ہے کہ بین الاقوامی ریڈ کراس کی ٹیم اگلے ماہ مقبوضہ کشمیر کا دورہ کرے گی۔

ضرورت ہے
○ ایک صحت مند خاتون ترجیحاً اکیلی جو امریکہ جاکر بچوں کی دیکھ بھال اور گھر کے کام کاج میں مدد کر سکے۔ تین سال کے بعد واپسی کا کرایہ۔ رابطہ ڈاکٹر کوثر تسنیم کوثر میڈیکل سنٹر 5-B راشد منہاس روڈ راولپنڈی۔ ٹیلی فون 563471-581622

مرض اٹھرا کا شافی علاج
جوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۲۵ روپے، ۶۰ گرام ۷۵ روپے، ۱۰۰ گرام ۱۲۵ روپے
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن!
ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ
فون نمبر ۶۳۶ — فیکس ۰۴۵۲۴-۲۱۲۲۹۹

آئندہ مبارک دنوں میں
کیوریٹو سروسز
کیوریٹو کلینک گول بازار ربوہ فون 606
کیوریٹو ڈسٹری بیوشن ربوہ فون 211283
کیوریٹو ہیڈ آفس ربوہ فون 771
فیکس 04524 - 212299
روزانہ 8 تا 3 بجے۔
ناغہ جمعتہ المبارک
نوٹ :- کیوریٹو ادویات سحری کے وقت' افطاری کے وقت اور سونے سے پہلے استعمال کریں-نیز اب 300 بیماریوں کی 300 شفا بخش خوشبویات Curative Smells بھی مرض کا نام بتا کر حاصل کی جاسکتی ہیں سی سیمپل Rs.10/- ڈاک خرچ Rs.20/-
مبارک دنوں میں سمپلز کا ڈاک خرچ بذمہ کمپنی لٹریچر مفت

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون : 254634

• فریج • فریزر
• کوکنگ رینج
• گیزر
• واشنگ مشین
• ہیٹر کیلئے
احمد برادرز
شہناز پلازہ
چاندنی چوک
راولپنڈی
فون : 451030
424994